www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

و ہذا اصحاب لا یعرف لہ منہم مخالف (محلی ص۱۸۲/۵)

احناف کے نزدیک یہ کام جائز نہیں ہیں :-

ولا یسرح شعر المیت ولا لحیتہ ولا یقص ظفرہ ولا شعرہ لقول عائشۃ علام تنقصون میتکم ولان ہذہ الاشیاء للزینۃ وقد استغنی المیت عنہا (ہدایہ باب الجنائز ص۱۶۹/۱)

مگر حضرت عائشہ والی روایت منقطع ہے۔

وہو منقطع بین ابراہیم وعائشۃ (درایۃ باب مذکور)

باقی رہی زینت کی بات ؛ سو مردہ بھی ایک حد تک اس کا مستحق ہے۔ آخر اس کو نہلایا جاتا ہے، اچھا کفن دیا جاتا ہے، اس کو خوشبو بھی لگائی جاتی ہے۔ بہرحال زینت نہ سہی، اس کو بیدی حالت میں خدا کے ہاں بھیجنا مناسب نہیں محسوس ہوتا۔ واللہ اعلم۔

خاوند بیوی کا ایک دوسرے کو غسل دینا۔ اس مسئلہ پر تو اجماع ہے کہ جب شوہر مر جائے تو عورت اس کو غسل دے سکتی ہے۔

نقل ابن المنذر وغیرہ الاجماع علی جواز غسل المرأۃ زوجہا (التعلیق الممجد ص۱۲۹)

قال الشاہ ولی اللہ: اتفقوا علی جواز غسل المرأۃ زوجہا (مسوی شرح مؤطا ص۱۹۱/۱)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب فوت ہوئے تو آپ کی زوجہ محترمہ (حضرت اسماء بنت عمیس) نے صحابہ کی موجودگی میں غسل دیا۔

ان اسماء بنت عمیس امرأۃ ابی بکر الصدیق غسلت ابا بکر الصدیق حین توفی ثم خرجت فسألت من حضرہا من المہاجرین فقالت انی صائمۃ وان ہذا یوم شدید البرد فہل علی من غسل قالوا لا (مؤطا مالک ص۱۹۱/۱ ومؤطا محمد ص۱۲۹)

اس کی بھی وصیت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی تھی۔

عن ابن ابی ملیکۃ: ان ابا بکر الصدیق حین حضرۃ الوفاۃ اوصی اسماء بنت عمیس ان تغسلہ وکذا قال ابن شداد (مصنف ص۲۴۹/۳ ابن ابی شیبۃ باب فی المرأۃ تغسل زوجہا)

حضرت جابر بن زید نے اپنی بیوی کو وصیت کی تھی کہ وہ ان کو غسل دے۔

انہ اوصی ان تغسلہ امرأتہ (ابن ابی شیبۃ ص۲۴۹/۳)

حضرت ابوموسیٰ کو اس کی اہلیہ نے غسل دیا تھا (ایضاً ص۲۵۰/۳)

عن ابراہیم بن مہاجر ان ابا موسیٰ غسلتہ امرأتہ (ایضاً ص۲۵۰/۳)

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حضرت عبدالرحمان بن عوف کے صاحبزادے حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ اگر عورتوں میں مرد مر جائے تو اس کی اہلیہ اس کو غسل دے۔

فی الرجل یموت مع النساء قال تغسلہ امرأتہ (ایضاً)

حضرت عطا فرماتے ہیں کہ اس کی بیوی اسے غسل دے۔

تغسل المرأۃ زوجھا (ایضاً)

ہاں اس امر میں اختلاف ہے کہ مرد اپنی بیوی کو غسل دے یا نہ؟ احناف اس کو جائز نہیں سمجھتے مگر یہ بات محل نظر ہے کیونکہ یہ بات صحیح حدیث کے خلاف ہے: حضور نے حضرت عائشہ سے فرمایا تھا کہ، اگر آپ کا مجھ سے پہلے انتقال ہو گیا تو آپ کو غسل بھی میں دوں گا اور کفن بھی میں پہناؤں گا۔

لومت قبلی لغسلتک وکفنتک (احمد والدارمی وابن ماجہ وابن حبان والدارقطنی والبیہقی۔ تلخیص الحبیر ص۱۵۲)

امام بیہقی فرماتے ہیں، محمد بن اسحاق مدلس ہے، یہاں عنعنہ ہے، امام ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس روایت میں محمد بن اسحاق منفرد نہیں ہے بلکہ صالح بن کیسان اس کا متابع ہے کما رواہ احمد و النسائی (تلخیص ص۱۵۲) فرماتے ہیں لغسلتک غلط ہے فغسلتک صحیح ہے (ایضاً)

علامہ سندھی لکھتے ہیں: مجمع الزوائد والے فرماتے ہیں کہ اس کے راوی سب ثقہ ہیں۔

وفی الزوائد اسنادہ رجالہ ثقات (حاشیہ سندھی علی ابن ماجہ ص۱۰۴)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر وہ بات مجھے پہلے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو حضور کو ان کی بیویاں ہی غسل دیتیں۔

لوکنت استقبلت من امری ما استدبرت ما غسل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا نساؤہ (ابن ماجہ ص۱۰۶)

سندھی فرماتے ہیں کہ: محمد بن اسحاق کی تدلیس کا اندیشہ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ حاکم وغیرہ کی روایت میں سماع کی تصریح آگئی ہے۔

ومع ذلک ذکرہ صاحب الزوائد ایضاً فقال اسنادہ صحیح ورجالہ ثقات لان محمد بن اسحٰق وان کان مدلسا لکن قد جاء عنہ التصریح بالتحدیث فی روایۃ الحاکم وغیرہ (حاشیہ علی ابن ماجہ ص۱۰۷)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دیا تھا۔

ان علیا غسل فاطمۃ رواہ الشافعی والدارقطنی وابونعیم فی الحلیۃ والبیہقی (تلخیص الحبیر ص۱۴۳ وقال واسنادہ حسن)

اور اس سلسلے میں جو اعتراض کیے گئے ہیں، اس کا بھی جواب دیا (تلخیص ص۱۴۳) درمختار میں اس پر بعض صحابہ کا انکار لکھا ہے۔ مگر وہ کون ہیں اور کس کتاب میں ہے؟ اس کا کچھ پتہ نہیں!

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مرد اپنی بیوی کو غسل دینے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

عن ابن عباس قال: الرجل احق بغسل امرأتہ (ابن ابی شیبۃ ص۲۵۰/۳)

عبدالرحمٰن بن الاسود فرماتے ہیں کہ اپنی بیوی کو میں نے غسل دیا تھا:

ابیت ام امرأتی واختہا ان تغسلها فولیت غسلها بنفسی (ص۲۵۰/۳ ایضا)

حضرت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ کے شاگرد ہیں، اسی حج اور اسی عمرے کیے ہیں۔ (خلاصۃ تذہیب الکمال ص۱۹۰)

حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ شوہر اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے۔

یغسل الرجل امرأتہ (مصنف ابن ابی شیبۃ ص۲۵۰/۳)

حضرت عون بن ابی جمیلہ (تبع تابعین میں سے) فرماتے ہیں کہ میں حضرت قسامۃ اور ان شیوخ کے پاس موجود تھا جنھوں نے حضرت عمر کو پایا تھا، فرماتے ہیں ایک شخص نے اپنی بیوی کو غسل دینے کا ان سے ذکر کیا تو کسی نے ان پر اعتراض نہ کیا۔

شهدت قسامۃ بن زهیر واشیاخا ادرکوا عمر بن الخطاب وقد اتاهم رجل فاخبرهم ان امرأتہ ماتت فامرتہ ان لا یغسلها غیرہ فغسلها فما منهم احد انکر ذلک (محلی ابن حزم ص۱۸۱/۵) وابن ابی شیبۃ طویلا ص۲۵۱/۳)

حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ مرد اپنی بیوی کو غسل دینے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

الرجل احق ان یغسل امرأتہ من اخیها (محلی ص۱۹۰/۵)

حضرت جابر، حضرت ابن عباس، حضرت معاویہ اور حضرت ابن عمر جیسے جلیل القدر صحابہ کے شاگرد ہیں، حضرت ابن عباس فرمایا کرتے تھے وہ علماء میں سے ہیں۔

ھو من العلماء (خلاصہ تذہیب الکمال ص۵۰)

عبدالرحمٰن بن الاسود فرماتے ہیں کہ:

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اپنی بیویوں کو میں خود غسل دیا کرتا ہوں، ان کی ماؤں اور بہنوں کو روک دیتا ہوں۔

(انی لاغسل نسائی واحول بینھن وبین امھاتھن وبناتھن واخواتھن (محلی ۱۷۹/۵)

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں، میاں بیوی ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں۔

(یغسل کل واحد صاحبہ (محلی ۱۷۹/۵ وابن ابی شیبۃ ۲۵۰/۳)

حضرت حسن بصری تمام شیوخ صوفیہ کی آخری کڑی ہیں، ان کے بعد حضرت علی کا سلسلہ چلتا ہے۔ آپ حضرت جندب، حضرت انس، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃ، حضرت معقل بن یسار، حضرت ابوبکرۃ اور حضرت سمرۃ جیسے عظیم صحابہ کے شاگرد ہیں۔ (خلاصہ ص ۶۶)

حضرت امام ابن حزم فرماتے ہیں کہ جس صحابی کا مخالف کوئی صحابی نہ ہو، حنفی اس سے خلاف کرنے کو عظیم جرم تصور کرتے ہیں، حضرت ابن عباس کی یہ روایت ہے، کسی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی مگر یہ خود اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

والحنفیون یعظمون خلاف الصاحب الذین لا یعرف لہ منھم مخالف وھذہ روایۃ عن ابن عباس، لا یعرف لہ من الصحابۃ مخالف، وقد خالفوہ (محلی ۱۵۰/۵)

حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ کسی مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو ہاتھ نہ لگے۔ اس کا تعلق زندوں سے ہے، مردوں سے نہیں ہے۔ اگر اس کا تعلق اس سے بھی کرنا ہے تو دلیل چاہیے۔ (ولیس قیاس) اگر مردہ زندہ پر قیاس کرنا ہے تو یہ قیاس، قیاس مع الفارق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو حضرت ابوطلحہ نے قبر میں اتارا تھا اور اس میں بدن کا چھونا ہوتا ہے۔ حضرت اسماء نے حضرت ابوبکر کو غسل دیا تھا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا تھا کہ اگر آپ کا پہلے انتقال ہوا تو میں آپ کو غسل بھی دوں گا اور کفن بھی پہناؤں گا۔

"وآنکہ زن مرد مردہ را نہ بیند و نہ غسل دہد اگرچہ خوفِ فتنہ نباشد متمسکی ندارد بلکہ وجوب ستر بہ نسبت احیاء است۔ بہ نسبت اموات دلیلے می طلبد ولیس فلیس، واگر قیاس کنند بر احیاء، قیاس مع الفارق است و ابوطلحہ بنت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را در قبر فرود آوردہ و فرود آوردن ناچار مس میکنند و اسماء بنت عمیس غسل داد ابوبکر صدیق را و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند حضرت عائشہ را:"

تنبیہ:۔ جہاں صرف عورتیں ہوں اور مرد مر جائے یا صرف مرد ہوں اور ایک عورت فوت ہو جائے ان میں بیوی یا شوہر نہ ہو، تو پھر کیا ہونا چاہیے؟ اس میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت کا کہنا

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ہے کہ کپڑوں میں سے اسے نہلا دیں، دوسری جماعت کا نظریہ ہے کہ اگر عورت ہے تو اس کے صرف چہرہ یا ہاتھوں کا تیمم کرائیں، اگر مرد ہو تو چہرہ کے ساتھ کہنیوں تک اس کا تیمم کرائیں، بعض بزرگوں کا ارشاد ہے تیمم نہ غسل بس انھیں یونہی دفن کر دیں۔

فقال قوم: یغسل کل واحد منهما صاحبه من فوق الثیاب وقال قوم تیمم کل واحد منهما صاحبه وبه قال الشافعی وابو حنیفة وجمهور العلماء وقال قوم: لا یغسل واحد منهما صاحبه ولا تیممه وبه قال اللیث بن سعد بل یدفن من غیر غسل .... ولذلك رای مالك ان تیمم الرجل المرأة فی یدیها ووجهها فقط ...... وان تیمم المرأة الرجل الی المرفقین (بدایة المجتهد ص۲۲۷/۱)

شاہ ولی اللہ نے امام شافعی کا مذہب پیرہن میں غسل دینا بتایا ہے (مصفی ص۱۹۲/۱) امام ابن حزم فرماتے ہیں کہ کپڑوں میں اسے غسل دینے میں کوئی محظور لازم نہیں آتا: ولا کراهة فی صب الماء ھلا (محلی ص۱۸/۵) کیونکہ تیمم کے لیے شرط عدم الماء ہے (ایضاً ص۱۸/۵) مگر یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ بیمار بھی کر سکتا ہے۔ زہری اور قتادہ بھی پیرہن میں غسل دینے کو کہتے ہیں: تغسل وعلیها ثیاب (محلی ص۱۸/۵) فرماتے ہیں کہ یہ بھی عجیب بات ہے کہ کپڑے سے اوپر چھونے سے بھاگے مگر تیمم میں چھو ہی لیا: والعجب ان القائلین انها تیمم، فروا من المباشرة خلف ثوب واباحوها علی البشرة وهذا جهل شدید وبالله التوفیق۔ (محلی ص۱۸/۵)

ہمارے نزدیک یہی مذہب اقرب الی الصواب ہے، حضور کو کپڑوں میں غسل دیا گیا تھا۔ (ابوداؤد) حضرت ابن عمر اور حضرت عطاء بھی کپڑوں میں غسل دینے کو فرماتے ہیں (ابن ابی شیبہ ص۲۴۹/۳)

علمی جواہرات

تفسیر طبری۔ ابن کثیر۔ خازن۔ جامع البیان۔ درمنثور۔ ابن عباس۔ کشاف زاد المسیر۔ جمع الفوائد۔ جامع الصغیر۔ ریاض الصالحین۔ زوائد ابن حبان۔ الترغیب والترہیب۔ نیل الاوطار۔ فتح الباری۔ تحفۃ الاحوذی۔ عون المعبود۔ صحیح ابن خزیمہ مؤطا امام مالک۔ علوم القرآن۔ تاریخ ابن خلدون وغیرہ۔ آپ اپنی کوئی کتاب بھیجنا چاہیں تو ہمیں یاد فرمائیں۔

رحمانیہ دار الکتب۔ امین پور بازار، لائل پور

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ